مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ولی العصر ٹرسٹ

# مہیج الاحزان



تالیف

## آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

## مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ــــــــــــ مہیج الاحزان

نام مؤلف ــــــــــــ آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ــــــــــــ مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ــــــــــــ ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ــــــــــــ ۱۰۰۰

کتابت ــــــــــــ حضرت کیلیانوالہ

مطبع ــــــــــــ

ہدیہ ــــــــــــ

ناشر ــــــــــــ

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

لَهِيعیٓ عَلَى الاَلِصرعی فی الطفوف فَما، غَيْرُ العَلِيلِ بِذَالِكَ اليوم سائِمُهُ
اس دن سے پناہ طلب ہے کہ جس روز امام حسینؑ اور آپ کے عزیز و انصار برادران واولاد سب کے سب قتل ہو گئے۔ اور صرف ایک فرزند علیل و ناتوان سید سجاد باقی رہ گئے۔

اَقَتَمَ يَوْمٌ بِهٖ جَمَّتْ مِلَاحِمُهُمْ ثُمَّ انْجَلٰى وَبِهٖ قَتْلٰى غَنَائِمُهُ

تمام عالم۔ کوہ و صحرا شجر و حجر غبار آلودہ ہو گئے تھے۔ اس روز جب کہ امام حسینؑ شہید ہوئے۔ اور جب غبار ختم ہو گیا تو معلوم ہوا۔ کہ کون کون زمین مقتل میں سو رہا ہے کون کون خاک و خون میں غلطاں پڑا ہے۔ روز مصیبت امام حسینؑ بدترین روز ہے۔ ایسا سخت دن خاصان خدا میں سے کسی پر نہیں گزرا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِيْزَنَا بِاَرْضِ كَرْبَلا۔ یعنی کہ شہادت امام حسینؑ نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر دیا۔ ہمارے آنسوؤں کے چشمے بہہ گئے۔ اور زمین کربلا پہ ہماری حرمت و عزت کو پائمال کیا گیا۔ ہمارا یہ غم قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی آپ نے فرمایا کہ جب محرم کا چاند فلک پر نمودار ہوتا تھا تو ہمارے پدر بزرگوار کو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ بلکہ حزن و اندوہ میں دیکھا ہے۔ اور خصوصاً روز عاشور المحرم برابر گریہ و زاری اور نوحہ و ماتم میں گزرتا تھا۔ کیونکہ اس دن حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے ہیں جناب کلینیؒ نے ابان بن عبدالملک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نویں اور دسویں محرم کے روزے کے متعلق سوال کیا آنجنابؑ نے فرمایا۔ تَاسُوْعَا يَوْمٌ حُوْصِرَ فِيْهِ الْحُسَيْنُ وَاَصْحَابُهٗ بِكَرْبَلَا وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَيْلُ اَهْلِ الشَّامِ وَاَنَاخُوْا عَلَيْهِ یعنی کہ نویں محرم کی وہ تاریخ ہے

مُغَسَّلٌ بِدُمُوعٍ مِنْ اَحِبَّتِہٖ وَدَمٍ　　نَحْرٍ بِعَیْفِ الْکُفْرِ مَنْحُوْرٍ

شہید ہے غسل کہ جس کا غسل آنسوؤں سے ہوا اور اس خون پاک سے ہوا کہ جو وقت ذبح جاری ہوا تھا۔

مَا غَمَّضَتْ عَیْنَہٗ اَیْدِیْ اَحِبَّتِہٖ　　وَلَا جَنَازَتُہٗ شُیِّلَتْ بِتَوْقِیْرٍ

ہائے افسوس کوئی وقت ذبح اتنا بھی نہ تھا کہ امام مظلوم کی آنکھیں بند کرتا اور نہ کوئی آپ کا جنازہ اٹھانے والا تھا۔

فَیَا ئُھَا تَجْرِیْ مِثْلُ ھٰذِیْ اُلْاُمُوْرِعَلٰی　　مِثْلُ الْحُسَیْنِ نُوْرِیْ بَعْدَہٗ مُوْرِیْ

آیا یہ مظالم حسین علیہ السلام پر اور یہ ستم جگر گوشہ بتول عذرا پر اے آسمان تو کیوں نہ متزلزل ہو کر خراب نہ ہوا۔

اَنْتَ یَا اَرْضُ صَبْرِیْ بَعْدَہٗ قِطَعًا　　وَیَا جِبَا عَلٰی وَجْہِ الثَّرَا سِیْرِیْ

اے زمین امام حسینؑ کے شہید ہونے کے بعد تو کیوں پھٹ نہ گئی۔ اور اے پہاڑو اپنی جگہ کیسے برقرار رہ گئے کہ فرزند رسول خدا زمین کربلا پر شہید ہو گیا۔

اب ہم مجملاً مبارزت (جنگ) حضرت امام حسین علیہ السلام سپرد قرطاس کرتے ہیں۔ چنانچہ علماء اعلام نے لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے تمام اصحاب بھائی بھتیجے، بھانجے اور اولاد قتل ہو گئی اور سب نے نصرت حسین علیہ السلام نے گلے کٹوا دیئے۔ حسینؑ یکہ و تنہا رہ گئے۔ خدا نہ کرے کہ کوئی لشکر والا بغیر علمدار رہ جائے۔

نے فوج نے علم نہ علمدار لشکر است
در دا حسین ابن علیؑ بے برادر است

جب کوئی نہ رہا تو امام مظلوم نے حسرت و یاس کے عالم میں دائیں بائیں جانب نظر کی۔ اور فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَا یُصْنَعُ بِوَلَدِ نَبِیِّکَ خداوندا تو دیکھ رہا

ہے کہ تیرے نبی آخر کے فرزند سے یہ گروہ جفا کار کیا سلوک کر رہا ہے۔ بس امام مظلوم نے اتمام حجت کے لیے آواز استغاثہ بلند کی۔

هَلْ مِنْ رَاحِمٍ يَرْحَمُ آلَ رَسُوْلِ الْمُخْتَار هَلْ مِنْ يَنْصُرُ الذُّرِّيَةِ الْأَطْهَار

آیا ہے کوئی رحم کرنے والا کہ عترت رسول خدا پر رحم کرے۔ اور ان کی نصرت و یاوری کرے۔

هَلْ مِنْ مُجِيْرٍ لِأَبْنَاءِ الْبَتُوْلِ هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ

آیا کوئی ہے کہ جو فرزند فاطمہ کی فریاد سنے اور مدد کرے اور دشمنوں کے شر سے عترت رسول خدا کی حفاظت کرے

هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ يَخَافُ اللهَ فِيْنَا هَلْ مِنْ مُغِيْثٍ يَرْجُوا اللهَ فِيْ اَعَانَتِنَا

آیا ہے کوئی خدا پر ایمان رکھنے والا۔ خدا کی عبادت کرنے والا۔ کہ ہمارے حق میں خدا سے ڈرے اور ہمیں نشانہ ظلم نہ بننے دے۔ غرض کہ حضرت امام حسینؑ کی آواز استغاثہ الحرم تک پہنچی ایک شور و غوغا برپا ہو گیا۔ نبی زادیاں گریہ وزاری کر رہی تھیں کہ سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام نے آواز استغاثہ سن کہ پدر بزرگوار بیکسی و تنہائی کے عالم میں استغاثہ کر رہے ہیں۔ آپ خیمہ سے باہر نکلے۔ کمزوری اور ضعف کے باوجود ایک تلوار اٹھائی اور مقتل کی طرف رخ کیا۔ حضرت ام کلثومؑ نے عقب سے آواز دی کہ اے بیٹا سجاد، اے بیکسوں کے وارث، اے حسینؑ کی نشانی ہمیں چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ ادھر امام حسینؑ نے خیمہ کی طرف رخ کیا دیکھا کہ سید سجاد میدان کی طرف آرہے ہیں آواز دی ہیں زینبؑ بہن ام کلثوم سجاد کی مت آنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ نسل امامت منقطع ہو جائے۔ بیبیوں نے سید سجادؑ کو روکا بعض روایات میں ہے کہ جب امام مظلوم کی آواز استغاثہ اہل حرم نے سنی تو چادریں

اوڑھ کر امام کی نصرت کے لیے خیموں سے نکلیں مگر امام حسینؑ نے یہ کہہ کر ان کو روکا کہ عورتوں پر جہاد واجب نہیں ہے۔ سید ابن طاؤس لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ خود خیمہ میں تشریف لائے۔ اور حضرت زینبؑ سے فرمایا۔ نَاوِلِيْنِيْ وَلَدِيَ الصَّغِيْرَ حَتّٰى اُوَدِّعَهٗ اے خواہر طفل صغیر کو لاؤ کہ اس کو وداع کر دوں پس حضرت زینبؑ نے شیر خوار کو لا کر امام حسینؑ کو دے دیا۔ (از مترجم یہ بھی مشہور ہے۔ آواز استغاثہ سن کر اس تشنہ لب بچہ نے خود کو جھولے سے گرا دیا تھا۔ بہر حال بچے کے تڑپنے سے اہل حرم میں گریہ وزاری کا شور بلند ہوا۔ اور امام حسینؑ نے میدان سے آکر اس بچہ کو اپنے ہاتھوں پر لیا ہے) یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ جناب ام کلثوم اور جناب زینب خاتون بچے کو لے کر خدمت امام حسینؑ میں آئیں اور فرمایا کہ اس شیر خوار کو تین دن سے نہ دودھ ملا ہے۔ اور نہ پانی اس کی ماں کا دودھ بھی خشک ہو گیا ہے یہ شیر خوار تین دن سے تشنہ لب ہے۔ آپ اس گروہ نابکار سے ایک گھونٹ پانی طلب کریں۔ شاید کہ یہ ظالم لوگ ترس کھا کر پانی پلا دیں۔ پس حضرت امام حسین علیہ السلام اس شیر خوار کو لے کر فوج اشقیاء کے سامنے آئے۔ اور عمر ابن سعد ملعون کے نزدیک پہنچ کر فرمایا اے پسر سعد تو نے اور تیرے لشکر نے میرے تمام عزیز و انصار اور اولاد کو قتل کر دیا۔ یہ بچہ تو جنگ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ میرا بچہ چھ ماہ کا ہے اور پیاس سے جاں بلب ہے اسے ایک گھونٹ پانی پلا دو۔ وَيْلَكُمْ اِسْقُوْا هٰذَا الرَّضِيْعَ اَمَا تَرَوْنَهٗ يَتَلَظّٰى عَطَشًا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ اَتَاهُ اِلَيْكُمْ کر ولے ہو تم پر اے گروہ اشقیا۔ اس طفل شیر خوار کو جو تین دن سے پیاسا ہے ایک گھونٹ پانی دے دو۔ اس بچہ کا کیا قصور ہے کہ جو اس پر پانی کی بندش کی ہے۔ بنا بر مشہور۔ امام حسینؑ ابھی گفتگو فرما رہے تھے کہ عمر ابن سعد کے لشکر میں ہل چل مچ گئی۔ اور دشمن کی فوج کے اکثریت